سوویت یونین مختلف سطحوں پر مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور موجودہ پالیسی کے ذریعے اسے یہ توقع ہے کہ وہ بین الاقوامی امور میں اہم کردار ادا کر سکے گا۔

تبصرۂ کتب

اسلام اور قوم پرستی

Islam and Nationalism

LEVIN, Z.I.,'Islam i Natsionalism Stranakh Zanubezhnovo Vostoka ' (Islam and Nationalism inb the Middle Eastern countries).Moskva, 'nauka', 1988,pp.224.

اگرچہ اسلامی تصورات میں قوم پرستی ایک نیا عنصر ہے، ان کے درمیان متعدد تضادات کے باوجود اسلام اور قوم پرستی مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں میں ایک دوسرے سے مربوط چلے آرہے ہیں۔ ان دو نظریات کا باہم دگر عمل ان متعدد عناصر میں سے ایک ہے جو گذشتہ سو سال سے روایتی اسلام کے مرکزان ممالک کی سماجی و سیاسی تبدیلیوں میں کارفرما نظر آتے ہیں۔ دور جدید میں اس باہم دگر عمل کی منطق، سماجی ترقی کے لیے بحثیت مجموعی منفی اثرات کی حامل ہے۔ قوم پرستی کا مثبت پہلو مسلم عوام کی جدوجہدِ آزادی کے دوران اس وقت معدوم ہوگیا جب قوم پرستی اور اسلام کی قوتوں نے استعمار اور سامراج کے خلاف جنگ میں اپنی قوتوں کو متحد کیا۔

مصنف کی رائے میں چونکہ اسلام کے سماجی اداروں نے پھلتی پھولتی جاگیرداری کے گہوارے میں تشکیل پائی تھی اور اس عمل میں قبائلی معاشروں کے اثرات بھی شامل ہوگئے۔ اس لیے وہ جدید دنیا کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ مذہب مخصوص صورتوں میں انسانیت کے سماجی وجود کی عکاسی کرتا اور اور اس کے ساتھ مل کر تبدیلیوں کے عمل سے گزرتا ہے۔ اور اسلام کی جبلّت میں ابتدائی جاگیرداری کے ڈھانچے کے جو فرسودہ قواعد میں ودیعت تھے انہوں نے وقت کے ساتھ اسے تبدیل کردیا۔ پھر ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتے مختلف رنگ اور مزاج مرتسم ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ آج کا اسلام، قوم پرستی سمیت متعدد نظریات کی حمایت کرتا ہے اور اکثر اوقات سماجی اور سیاسی تحریکوں کے لیے بھی آگے بڑھ کر کو محرک کرنے کا کردار ادا کرتا ہے۔

دوسری جانب ایک غالب سیاسی قوت کے طور پر قوم پرستی کی تاریخی حیثیت مسلم ہے اور اس کے نزدیک قومی شناخت کے عناصر میں آزادی نہایت ہی اہم عنصر ہے۔ روایتی قوم پرستانہ پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا تعلق اسلام کے ساتھ قرار دیا جاسکتا ہے۔

مسلم عوام کی آزادی اور خود مختاری کی جدوجہد میں اسلام اور قوم پرستی یکجا ہو گئے۔ ان کے علمبردار حقِ خود ارادیت کے واحد مقصد کے حصول کے لیے ہاتوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھے۔ انہوں نے اپنے مشترکہ دشمن مغربی سامراج کے خلاف جنگ لڑی۔ تاہم ان کے نقطۂ نظر میں فرق تھا۔ قوم پرست دشمن کو محض ایک جارح طاقت خیال کرتے تھے۔ جبکہ مسلم امہ اسے ایک جارح عیسائی طاقت قرار دیتی تھی۔

"قوم پرستی اور اسلام" کا مسئلہ نہایت پیچیدہ ہے اور ان کا مشترکہ عمل، سماجی، ثقافتی اور اقتصادی الغرض زندگی کے ہر دائرے کی عکاسی کرتا ہے۔ مختصراً یہ مسئلہ درحقیقت قدیم و جدید، ماضی اور حال، قومیت و بین الاقوامییت اور خاص و عام کے درمیان باہم اشتراک عمل سے متعلق ہے۔

مصنف نے مسلم مفکرین اور دانشوروں کے بعض اہم تصورات کا تجزیہ پیش کیا ہے اور جدید اسلام کی ترویج اور اس پر قوم پرستانہ جذبات کے اثرات کا بڑی تفصیل سے جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ مقالہ کسی سوویت سماجی سائنسدان کی جانب سے پہلی کوشش ہے جس میں اس نے ان نظریاتی مسائل پر تفصیل سے بحث کی ہے، جو اسلام اور قوم پرستی کے درمیان اشتراک عمل کے نتیجے میں مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں کو حقیقی طور پر درپیش ہیں۔